سیرت کی تعمیر قلوب کی تطہیر کا مؤثر لائحہ عمل
مجلہ محی الدین فیصل آباد
جلد نمبر 2
صفرالمظفر 1437ھ 2015ء
شمارہ نمبر 9
محی الدینؒ اسلامی میڈیکل کالج
میرپور آزاد کشمیر کے سالانہ کانووکیشن پر
حضور قبلہ عالم اپنے دست مبارک سے
200 کامیاب ڈاکٹرز کو M.B.B.S کی ڈگری
عطا فرما رہے ہیں
mahnamamohiuddinfaisalabad@gmail.com

سیرت کی تعمیر قلوب کی تطہیر کا مؤثر لائحہ عمل

نقیب صبح سعادت

جلد نمبر 2 صفر المظفر 1437ھ 2015 شمارہ نمبر 9

زیر سرپرستی

مدیر اعلیٰ

حافظ محمد عدیل یوسف صدیقی

مدیر معاون

پروفیسر ڈاکٹر محمد عبداللہ صدیقی

مدیر

محمد دانش صدیقی ایڈووکیٹ

ہدیہ 10 روپے

پروفیسر ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی صاحب
شیخ الحدیث علامہ محمد مرتضیٰ عطائی صاحب
علامہ محمد معظم الحق معظمی صاحب
علامہ خواجہ وحید احمد قادری صاحب
ڈاکٹر عبدالشکور ساجد صاحب
پروفیسر عبدالخالق توکلی صاحب

اس شمارے میں

مجلس رفقاء

ڈاکٹر امتیاز احمد شیخ (ریجنل ڈائریکٹر دار ارقم سکولز)
ڈاکٹر محمود یوسف شیخ (چیئرمین فیصل آباد کلاتھ بورڈ)
شیخ محمد بشیر داؤد صدیقی (داؤد ٹیکسٹائل ملز)
شیخ محمد آصف صدیقی (سدھے شیخ فیبرکس)
شیخ محمد شہزاد صدیقی (ابجت ڈائینگ)
حاجی محمد شبیر صدیقی (منیر شبیر کاٹن ہاؤس)
شیخ محمد نعیم صدیقی (صدیقی فیبرکس)
حاجی محمد عادل صدیقی (غنی آرکس)
صوفی محمد صفدر صدیقی، صوفی محمد رمضان ڈوگر صدیقی
محمد عاطف امین صدیقی، انعام الحق صدیقی
محمد بابر صدیقی، محمد اظہر صدیقی، محمد عمران نقشبندی
صوفی غلام رسول شرقپوری، قیصر سبحانی صدیقی
خلیفہ مشتاق احمد علائی علامہ مظہر الحق صدیقی
پروفیسر سید تہور حسین، پروفیسر توحید عالم نقشبندی
الحاج محمد الیاس صدیقی صاحب (لاہور)

کمپوزنگ: محمد عثمان قادری • ٹائٹل ڈیزائن: محمد کلیم رضا

جملہ ممبران
محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل فیصل آباد

رابطہ آفس
فاروق آرٹس
سیکنڈ فلور وکیلاں والی گلی نمبر 4-5 کچہری بازار فیصل آباد

رابطہ نمبرز
041-2636130
0321-7611417

ناشر

جامع مسجد محی الدین
سدھار (سبزی منڈی) جھنگ روڈ فیصل آباد

اداریہ

صوفیاء کی زندگی

قارئین گرامی!السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماہِ صفر المظفر کا مجلہ محی الدین آپ کے ہاتھوں میں ہے۔اس میں صوفیائے کرام کے تذکارِ جمیل تحریر ہیں۔آپ یقیناً پوری توجہ لگن سے مطالعہ فرماتے ہونگے۔

علم ایک ایسی روشنی ہے۔کہ جس کے حصول سے انسان اللہ کا دوست بن جاتا ہے۔اور جو خوش بخت اللہ کے دوستوں میں شامل ہو جائے۔اُس کی زندگی قابلِ رشک ہو جاتی ہے۔

صوفیاء کی زندگی کا مطالعہ کرنے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہر اللہ والے کی زندگی حضور پُر نور ﷺ کی شریعت کی تابعداری میں گزرتی ہے۔اور شریعت پر عمل ہی نجات کی سند ہے۔

تصوف کے جتنے سلاسل ہیں تمام سلاسل کے صوفیاء نے شریعت پر عمل کرنے کو ہی قربِ الٰہی اور قربِ رسول ﷺ کی ضمانت قرار دیا ہے۔

آج تک جتنے صوفیاء کرام کا نام زندہ ہے۔وہ ہر خلاف شریعت عمل سے اجتناب کرتے ہوئے اپنے مریدوں کو بھی اسی بات کا سبق دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

آج اگر کوئی شریعت سے بے زار بابا، عامل، پیر دعویٰ ولایت کرے اور اس سے کوئی مافوق الفطرت عمل کا اظہار بھی ہو پھر بھی ہمیں اُس سے متاثر نہیں ہونا اس لئے کہ شریعت اصل ہے۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ، اعلیٰ حضرت احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ یا دیگر جن بزرگوں کے ایام وصال اس ماہ صفر ہیں۔ہمیں بالخصوص ان ہستیوں کی سیرت وتعلیمات پر عمل کرنا ہے۔تاکہ ہم بھی ان ہستیوں کی زندگی سے نور حاصل کر کے اپنی بخشش ومغفرت کا کوئی انتظام کر سکیں۔

اللہ کے دوست صوفیاء کرام اللہ کی مخلوق سے محبت کرتے نظر آتے ہیں۔شریعت کی بجا آوری میں نمونہ ہیں۔آیئے راہِ حق کا مسافر بن کر اپنی فانی زندگی کو قابلِ رشک بنانے کی سعی کرتے ہیں۔

از:مدیر اعلیٰ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کا تصور علم

"کشف المحجوب" کی روشنی میں

از: ڈاکٹر محمد اسحٰق قریشی صاحب

حضرت داتا گنج بخش علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے تصور علم اور نظریہ تعلیم پر گفتگو سے قبل مناسب ہوگا۔کہ علم کے بارے میں اسلامی تصور کا اجمالی جائزہ لیا جائے اور معلم کائنات ﷺ کے وضع کردہ نظام تعلیم کے خدوخال پر نظر ڈالی جائے اور پھر برصغیر پاک وہند کے مقامی داعیات اور عصری میلانات کی وضاحت کی دی جائے تاکہ سید ہجویر رحمۃ اللہ علیہ کے کارناموں کی واضح صورت گری ہو سکے۔

رسولِ رحمت ﷺ کے لائے ہوئے نظامِ حیات میں علم کے حصول اور اس کی ترسیل کو فرضیت حاصل ہے۔دنیا کے بیشتر نظام ہائے حیات میں علم وآگہی کو عظمت اور شرف حاصل رہا ہے مگر یہ ایک زیور ہے جس سے آراستگی، محترم ومکرم بناتی ہے۔اسلامی نظام حیات میں یہ اختیاری عمل نہیں اور نہ ہی صرف کارزیبائش ہے بلکہ یہ تعمیرِ ذات اور تہذیبِ سیرت کا وہ اساسی جوہر ہے جس کے بغیر نہ عرفانِ حق ممکن ہے نہ عرفانِ ذات۔اس کی تلاش مہد سے لحد تک ہے۔اور اس کی طلب میں انقطاع کا کوئی لمحہ بھی گوارا نہیں کہ ارتقاءِ علم میں جمود موت کا دورانیہ ہے اور اہل ایمان کو ہر لحظہ نئی شان اور بے مثل آن کے ساتھ زندہ رہنا ہے۔فرضیتِ علم کا تصور اسلام کا امتیازی وصف ہے جس میں کوئی نظام بھی اس کا مماثل نہیں۔یہ بھی یاد رہے کہ فرضیت لمحوں یا وقت کے پیمانوں میں قید نہیں۔پوری زندگی کا مسلسل عمل ہے۔حالات کیسے ہوں۔مناسب سہولتوں کا کس قدر فقدان ہو اور طلبِ علم کی راہ میں کیسی بھی پابندیاں ہوں۔مومن علم کی بارگاہ میں ہمیشہ حاضر رہتا ہے۔جنگ بدر کے غیر مسلم اسیروں سے مدینہ منورہ کے مسلمان بچوں کے لئے تحصیل علم کا موقع فراہم کرنا ثابت کرتا ہے کہ قومی سلامتی کے نازک موڑ پر بھی تدریسِ علم کو موخر نہیں کیا جا سکتا اور یہ کہ علم کی دولت غیروں کے پاس بھی ہو تو وصول کرنے میں کوئی تحفظ مانع نہیں ہوتا۔حصول علم کے

متصل و ملحق ایصال علم کا مرحلہ ہے۔ کہ حضور اکرم ﷺ کے نظامِ تعلیم میں علم ایک امانت ہے اس لئے اس کو منتقل کرنا بھی فرض ہے۔ اس کا وعدہ تو روزِ میثاق لے لیا گیا تھا کہ

واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتو الکتب لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ (ال عمران 187)

''اور یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ نے عہد لیا اُن سے جن کو کتاب عطا کی گئی کہ تم ضرور اسے لوگوں کے لئے واضح کرنا اور اسے چھپانا نہیں''

اس لئے کہ علم ایک بہتا دریا ہے۔ یہ وہ آبِ زلال ہے جس کا روکنا اور اس کی روانی کے آگے بندھ باندھنا غیر انسانی حرکت ہے۔ متعدد ارشادات میں اس رویے کی تحسین اور اس سے انحراف پر وعید مذکور ہے۔ اسے افضل صدقہ کہا گیا اسے بہتر انسان کا عمل قرار دیا گیا اور اس کے اخفاء و کتمان پر آگ کی لگام ڈالنے کی وعید سنائی گئی (ابن ماجہ) اس سے معلوم ہوا کہ علم کا حصول کوئی طبقاتی مسئلہ نہیں اور نہ یہ اشرافیہ کی جاگیر ہے۔ بلکہ یہ پورے معاشرے کا مشترک وصف ہے۔ یہ امانت ہے کہ ایمانداری سے حاصل کیا جاتا ہے اور پوری دیانتداری سے حقداروں کو پہنچا دیا جاتا ہے۔ یہ نہ جلبِ زر کا ذریعہ ہے اور نہ قابلِ فروخت جنس، اس لئے اس کے دام نہیں چکائے جاتے۔ یہ کاروبار نہیں بنیادی انسانی فریضہ ہے۔

یہ حقیقت بھی ہمیشہ پیشِ نظر رہنا چاہیے کہ ہر قوم اور ہر معاشرے کا مخصوص نظریہ حیات ہوتا ہے۔ جو اُسے دوسری اقوام سے ممتاز کرتا ہے۔ اسی طرح ہر قوم کا اپنا نظریہ تعلیم بھی ہوتا ہے۔ جو یقیناً دیگر اقوام سے مختلف اور منفرد ہوتا ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ مختلف الخیال اور متضاد نظریات کی حامل اقوام ایک سے نظریہ تعلیم کو اپنا سکیں۔ ایسا کرنے سے قوموں کا مابہ الامتیاز حوالہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور قومی تشخص برقرار نہیں رہتا۔ نظریہ تعلیم کا مقصد نظریہ حیات کی محبت کا فروغ ہے۔ اس طرح تعلیم کی دو رُخ متعین ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ اپنے نظریہ حیات کی محبت کی ترسیخ ہو اور دوم یہ کہ متضاد و مخالف نظریات کی نفی اور بُطلان ہو۔ جب تک اپنے نظریہ حیات پر کامل ایمان نہ ہوگا۔

منفی رجحانات حملہ آور ہوتے رہیں گے۔ اور جب تک اپنے نظریہ زندگی کی تعلیم کے لئے مناسب نظام تعلیم مرتب نہ ہوگا۔ لغزشِ قدم کا خطرہ ہر وقت موجود رہے گا۔ یہ انسانی فطرت ہے کہ جب تک اُس کی تسکین نہ ہو وہ پادر ہوا رہتی ہے۔ اور معمولی سا جھونکا بھی اُسے راستی سے بہکا دیتا ہے جیسے عمدہ اور جائز غذا نہ ہونے کی صورت میں۔ وہ انسان جس کی اشتہاء کو تسکین نصیب نہ ہو ہر غذا کے استعمال پر مائل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب کسی انسان کے دل و دماغ کو اپنے نظریہ حیات سے سکون حاصل نہ ہو وہ سکون کی تلاش میں باطل نظریات کو اپنانے لگتا ہے۔ یہ مرحلہ بڑا نازک ہوتا ہے۔ ایک مربوط، واضح اور ہمہ جہت نظام تعلیم کے بغیر اس ذہنی آوارگی اور قلبی پراگندگی کو دور نہیں کیا جا سکتا۔ تاریخ اسلام گواہ ہے کہ معلم انسانیت ﷺ نے تعلیمی نظام کو قول و عمل کی وہ پختگی عطا فرمائی کہ متلاشیانِ علم کو ایمان و ایقان کی دولت سے مالا مال کر دیا۔ آج صدیوں کے ظالمانہ تجزیہ کے باوجود بھی کوئی ان کے کردار کی پختگی اور نظریہ حیات سے لگن کو چیلنج نہیں کر سکا۔

مخصوص اور ممتاز نظریہ حیات کے باوجود اسلامی تعلیمات میں وہ جامعیت ہے کہ انسان کے وجود سے لے کر کائنات کے ذرے ذرے تک اس نظام تعلیم میں سب کو مناسب مقام حاصل ہے۔ عقیدہ توحید، حاکمیت اعلیٰ کا تصور، رسالت کی اہمیت ضرورت شریعت کے احکام و نظائر کے ساتھ ساتھ مادی و جسمانی علوم کی سرفرازی کا سامان بھی کیا گیا ہے اور

وزادہ بسطة فی العلم والجسم (البقرہ 247)

''نے علم میں برتری اور جسمانی قوتوں کی آفزدنی کو یکجا کر دیا ہے۔ شعبہ ہائے حیات کا کوئی پہلو نظر انداز نہیں ہوا۔ ہاں ترجیحات کا اہتمام ضرور ہوا کہ اسی میں انسانی شرف کا استحکام تھا۔ غور کیجئے آج کے دور میں سسکتی انسانیت کی ضرورت کیا ہے؟ ماہرین فن جو اخلاق یافتہ ہوں یا وہ ماہرین جو باکردار ہوں۔ اس سے معلم کی حیثیت اور اہمیت کا اندازہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ ڈگری کی اہمیت مسلم ہے مگر یہ ایک کاغذ کا ورق نہیں کسی باکردار اور باصلاحیت انسان کا نشان ہونی چاہیے۔ تاکہ علم نافع صورت میں جلوہ گر ہو۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو حضور اکرم ﷺ حضرت عمر رضی اللہ

عنہ کے مطالعہ تورات پر یہ نہ فرماتے۔

والذی نفسی بیدہ لو ان موسیٰ کان حیا ما وسعہ الا اُن یتبعنی (مسند امام احمد)

"اُس پروردگار کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر آج موسیٰ علیہ السلام بھی ہوتے تو وہ بھی میری پیروی ہی کرتے"

اسلام کا نظریہ علم اور اسلامی نظریہ تعلیم کے مختصر جائزہ کے بعد یہ حقیقت بھی الم نشرح رہنی چاہیے۔ کہ وقت اور حالات کا تناظر عملی اشکال میں تبدیلیوں کی ترغیب دیتا ہے اور عملی نفاذ کے کچھ تقاضے ہوتے ہیں۔ گفتگو کا زیادہ تر محور برصغیر پاک و ہند کا حوالہ ہے تو آیئے ایک نظر اس کے سماجی اور معاشرتی رویوں پر ڈال لیں تاکہ تقابلی جائزہ آسان تر ہو جائے۔

عرب و ہند کے تعلقات کی ابتداء تجارتی روابط سے ہوئی۔ پھر اس میں دینی عنصر شامل ہوا۔ بعد کے سیاسی حالات اور عسکری مہمات نے اس تعلق کو مزید مضبوط کر دیا۔ اس تعلق کے نتیجے میں ایک دوسرے سے معاشرتی اختلاط اور سماجی راہ و رسم کی ابتداء ہوئی۔ ثقافتی تعلقات اور تہذیبی روایات کا باہمی ربط علمی و تدریسی یگانگت کا باعث بنا۔ مسلمان علماء کے مدارس اور صوفیاء کے زاویے ایسے مراکز تھے۔ جہاں تزکیہ نفس اور تعلیم حکمت کے ساتھ تعلیم کتاب کا عمل جاری ہوا۔ سید علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ اولیاء متقدمین میں سے جامع العلوم تھے۔ انہوں نے درسیات کی تکمیل کے بعد سلوک کی منزلیں اس ذوق و وارفتگی سے طے کیں۔ کہ ان کی عظمت کا نقش ہر دل پر ہویدا ہونے لگا۔ کشف المحجوب اُن کے علم کی دلیل اور اُن کے ذوق معرفت کا روشن حوالہ ہے۔ جس میں مسائل تصوف کی تفہیم اور دینی راہنما نشان بن گئی ہے۔ سلطان محمود غزنوی کا دورِ حکومت جو 421ھ سے 432 تک ممتد ہے۔ برصغیر سے مسلسل رابطے کا دور تھا۔ اسی دور میں یا اس کے قریب کے دور میں سید علی الہجویری رحمۃ اللہ علیہ برصغیر آ چکے تھے۔ اور مقامی آبادی میں تبلیغ دین کا فریضہ انجام دے رہے تھے۔ برصغیر کی مقامی آبادی میں ماورائی نظامِ حیات اور ملفوف عقلی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

استنباطات کا زور تھا۔ صوفیاء کی آمد سے برصغیر کی ویدانت لرزہ براندام ہوئی۔ وہ لوگ روحانیت کے نام پر فریب کر رہے تھے۔ اور جاہل و بے علم لوگوں کا اسیر بنائے ہوئے تھے۔ صوفیاء اور خصوصیت سے حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کارنامہ ہر دور کے لئے راہنما اصول مہیا کرتا رہے گا۔ کہ آپ نے تہذیب اخلاق اور ترویجِ علم کے ساتھ ساتھ تقویم عقائد کا فریضہ بھی انجام دیا۔ آپ نے اپنی علمی و تبلیغی مساعی سے آنے والوں کے لئے کام کو آسان اور راہ حق کو پُر بہار بنا دیا تھا۔ ہندی ذہن سخت محدودیت کا شکار تھا۔ جغرافیائی تحدید، نسلی امتیاز اور گروہی تعصب نے نسلِ آدم کے بے توفیق بنا رکھا تھا۔ منوجی کا تیر ایسا چلا تھا کہ ہندی اقوام کے جسم ہی نہیں ذہن بھی تقسیم ہو گئے تھے۔ علم کے دروازے بیشتر طبقات پر بند تھے۔ روایت تو یہاں تک ہے۔ کہ کسی شودر نے راہ چلتے وید کے شلوک سن لئے تھے۔ وقت کے اوتار کو خبر ہوئی تو سیسہ پگھلا کر شودر کے کانوں میں ڈال دیا کہ وہ کتاب مقدس کو بلا ارادہ ہی سہی سننے کا مجرم قرار پایا تھا۔ ایسی فضا میں مسندِ علم بچھانا، مخالفت و معاندت کے باوجود ثابت قدم رہنا اور فراستِ مومن کے سایوں میں تعصب و عناد سے خود سرا ذہان کو قائل کر لینا حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا وہ مجاہدانہ کارنامہ ہے جو آنے والی نسلوں کو تابانیاں عطا کرتا رہا ہے اور رہے گا۔ یونانی فکر کی یلغار، ہندی فکر کا شب خون، راستوں کو مسدود کر رہا تھا۔ مگر ایسے پر پیچ راستوں میں صراط مستقیم کی نشاندہی، اس پر چلنے کا ذوق اور ہمت کارِ لافانی ہے۔ جس کے اثرات آج تک محسوس کئے جا رہے ہیں۔ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے کس طرح یہ منزل طے کی اور نصاب کی تخطیط کیسے کی اس بارے میں اُن کی شہرہ آفاق کتاب کشف المحجوب کا ورق ورق بول رہا ہے۔ صرف ایک باب کے حوالے سے آپ کے نظریاتِ علم کا اجمالی خاکہ پیش کیا جا رہا ہے۔ جس سے اندازہ ہو جائے گا۔ کہ مختصر سا باب کس قدر علمی و تعلیمی نظریات کا جامع ہے۔

کشف المحجوب میں علم کی فرضیت اس تصور سے ہم آہنگ کی گئی ہے کہ انسان کی تخلیق کا ایک مدعا اور مقصد ہے۔ حیات ایک بے کار مشغلہ نہیں بلکہ ایک جاوداں زندگی کا وہ ابتدائیہ ہے

جس میں کامرانیوں کے لئے علمی اقدام ضروری ہے۔نجاتِ دائمی خالق کائنات پر ایمان لائے بغیر ممکن نہیں۔اس ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ لحہ موجود کو سرمدی حیات کا حصہ بنا دیا جائے۔یہ رضائے الٰہی اور خشیت الٰہی کے بغیر ممکن نہیں اس لئے علم کا حصول اس خشیت کا دیباچہ بننا چاہیے۔آپ کا استدلال اس آیت کریمہ سے ہے کہ

انما یخشی اللہ من عبادہ العلموا (فاطر28)

''تحقیق اللہ تعالیٰ سے اُس کے بندوں میں صرف علماء ہی ڈرتے ہیں''۔

صاحبانِ علم ہی کو تو یہ توفیق حاصل ہوتی ہے کہ مقام خشیت پر سرفراز ہوں۔نجات اس سرفرازی کے بغیر ممکن ہی نہیں تو علم حاصل کرنا لازم ٹھہرا کر مقصودِ حیات تک رسائی کا یہ واحد ذریعہ ہے۔یوں آپ نے فرضیتِ علم، کو عقلی استدلال اور علمی استنباط کا وقار عطا کر دیا۔حدیث رسول ﷺ کہ **طلب العلم فریضة علی کل مسلم و مسلمة**

''علم کی تلاش ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے'' اور

اُطلبو العلم ولو کان بالصین

''علم کو تلاش کرو اگرچہ وہ چین میں ہو'' (جاری ہے)

شیخ المشائخ، محبّ و محبوب الفقراء، مخدوم العلماء الشیخ، العلامہ حضرت اقدس پیر علاؤالدین صدیقی صاحب متعنا اللہ تعالیٰ بطول حیاتہ سے ایک ملاقات

از: مولانا محمد اشرف قریشی صاحب (برمنگھم)

مولانا محمد اشرف قریشی صاحب دیوبند مسلک کے عالمِ دین تھے انہوں نے مرشد کریم سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اُس کو اپنی والہانہ عقیدت کے ساتھ قلمبند فرمایا۔جسے قسط وار ''مجلہ محی الدین'' میں شائع کیا جا رہا ہے۔

(قسط سوئم)

مشاہدات

حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے ساتھ میری اس پہلی تفصیلی ملاقات کے بعد آپ پاکستان اور مقبوضہ کشمیر کے دورے پر روانہ ہو گئے تھے جس کے بعد واپسی پر چند ملاقاتوں کے درمیان جو میں نے محسوس کیا ہے اس کی تلخیص اس طرح ہے۔

01:۔زائرین پر شفقت

عن ابی مسعود قال: اتی النبی ﷺ رجل فکلہ فجعل ترعد فرائصہ لہ ھون علیك فانی لست بملك انما انا بن امراة تاکل القدید:۔

قال ابو عبداللہ اسماعیل وحدہ وصلہ: ھذا اسناد صحیح رجالہ ثقات وصححہ الالبانی: انفرد بہ ابن ماجہ تحفة الشراف۔ سنن ابن ماجة فی: الاطعمة باب القدر: ط: دار المعرفة بیروت

فتح مکہ کے موقعہ پر ایک صاحب بارگاہ رحمت ﷺ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے۔ مگر جلال نبوی ﷺ کی تاب نہ لا سکے اور ان پر تھرتھراہٹ طاری ہو گئی۔رحمت عالم ﷺ نے مصافحہ کے لئے دست مبارک بڑھاتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

''گھبراؤ نہیں کیونکہ میں کوئی بادشاہ نہیں بلکہ قریش میں سے ایک ایسی خاتون کا بیٹا

ہوں جو دھوپ میں خشک کیے ہوئے گوشت کے ٹکڑے کھایا کرتی تھیں"۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک جملے میں اپنی والدہ ماجدہ سیدہ آمنہ کا جو تعارف پیش فرمایا ہے۔اس کی تفسیر میں ایک رسالہ لکھا جا سکتا ہے۔آپ ﷺ کے ارشاد گرامی کا مطلب یہ تھا کہ میں ایسی جفاکش اور خوددار عورت کا بیٹا ہوں۔جو اپنی خودداری کی حفاظت اور خودی کی بلندی کے لئے دھوپ میں خشک کیے ہوئے گوشت (قدید) کے ٹکڑے کھایا کرتی تھیں۔نہ کہ کسی مغرور شہزادی کے جسے محنت کش کے ساتھ ہاتھ ملاتے ہوئے تردد ہو۔لہٰذا گھبراؤ نہیں بے تکلف بات کرو۔

حضرت پیر صاحب دامت برکاتہم العالیہ اسی مسنون اور کریمانہ طریقے پر سب سے پہلے بلا امتیاز ہر ایک زائر کا دلکش مسکراہٹ کے ساتھ استقبال فرماتے ہیں۔جس کے بعد معانقہ یا دونوں ہاتھوں سے مصافحہ جس کے بعد سر اور چہرے کو دونوں ہاتھوں کے ہالے میں لے لیتے ہیں۔اس طرح دکھی لوگ کچھ عرض کرنے سے پہلے ہی اپنے دکھ درد بھول جاتے ہیں۔

بات کردار کی ہوتی ہے وگرنہ عارف
قد میں انسان سے سایہ بھی بڑا ہوتا ہے — راشد عارف

میں نے اپنی تالیف "ہجرت کشمیر" میں بزعم خویش بعض مشائخ سے اپنی ملاقاتوں کی تفصیل لکھی ہے۔جن میں ایک صاحب حال کے سوا کسی ایک سے دوبارہ ملنے کی کبھی خواہش پیدا نہیں ہوئی۔مگر یہاں معاملہ اس کے برعکس دیکھا گیا ہے۔

اک نظر جو بھی دیکھ لے تجھ کو
وہ ترے خواب دیکھتا رہ جائے — تہذیب حاف

اور شاعرِ مشرق حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کسی ایسی ہی صورت حال کو نظم کر دیا ہے۔

ہجوم کیوں ہے زیادہ شراب خانے میں
فقط یہ بات کہ پیر مغاں ہے مرد خلیق

مرید سادہ تو رو رو کے ہو گیا تائب
خدا کرے کہ ملے شیخ کو بھی یہ توفیق
اگر ہے عشق تو ہے کفر بھی مسلمانی
نہ ہو تو مرد مسلماں بھی کافر و زندیق

02-علماء کا اکرام

حضرت پیر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک اور بڑی صفت سے نوازا ہے اور وہ ہے میرے جیسے طلبا اور رفقائے کار کے ساتھ شفقت کے علاوہ علمائے کرام کا فراخدلی سے اکرام اور تحائف پیش فرمانا۔اور ان کی صلاحیتوں کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں اظہار کا موقعہ دینا۔میرے نزدیک جو حضرات اس معاملے میں کوتاہی کے مرتکب ہوتے ہیں وہ اپنے آپ کے ساتھ ظلم کرتے ہیں کیونکہ

عن عبادة بن الصامت ان رسول اللہ ﷺ قال "لیس من امتی من لم یجل کبیرنا، ویرحم صغیرنا، ویعرف لعالمنا حقه

رواه احمد والطبرانی فی الکبیر واسناده حسن.

مجمع الزوائد: باب فی معرفة حق العالم

حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"ایسا شخص میری امت میں سے نہیں ہے جو اپنے سے بڑے کی عزت نہیں کرتا۔جو اپنے سے چھوٹے پر رحم نہیں کرتا اور ہمارے دین کے حامل عالم کا حق اور مقام کی پہچان کرتے ہوئے اس کے تقاضے پورے نہیں کرتا۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا کے بظاہر و بزعم خویش بڑے لوگ اور جبابرہ و فراعنہ اکاسرہ و قیاصرہ کا قرب انتہائی متعفن ہوتا ہے۔جن کے اہل وعیال، رفقائے کار اور ماتحت انتہائی وحشت وحراست اور نفرت کی زندگی گزارتے ہیں۔جیسا کہ عربی میں ایک ضرب المثل مشہور ہے۔

اکرم ﷺ تک جاملتا ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ میں اکیس واسطوں سے سلسلہ قادریہ میں پچیس واسطوں سے اور سلسلہ چشتیہ میں ستائیس واسطوں سے سلسلہ نقشبندیہ میں آپ کو اجازت وخلافت حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔ سلسلہ قادریہ میں حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ اور سلسلہ چشتیہ میں اپنے والد گرامی حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔ آپ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو دیگر سلاسل سے مقدم جانا چنانچہ اسی سلسلہ کی ترویج واشاعت میں آپ نے عمر گزاری اور آسمان تصوف پر آفتاب ومہتاب بن کر چمکے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات دنیائے تصوف کے لئے بہترین سرمایہ ہیں۔ بلاشبہ علم وعرفان کا شاہکار ہیں ان میں بہت سے مقامات پر سالکان راہ حقیقت کے لئے مجاہدہ وریاضت اور اذکار واشغال کی شرح بھی کر دی گئی ہے۔ ان مکتوبات میں سے بعض مکتوبات جو آپ کے صوفیانہ عقائد ونظریات کی عکاسی کرتے ہیں قارئین کرام کے استفادہ کے لئے پیش ہیں۔

1- حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ طریقت اور حقیقت کو ہمیشہ شریعت کے ماتحت سمجھتے تھے آپ کے نزدیک شریعت ہی طریقت اور حقیقت کی بنیاد ہے۔

شیخ محمد چتری رحمۃ اللہ علیہ کے نام اپنے ایک مکتوب میں آپ فرماتے ہیں۔

"میرے مخدوم! سلوک کی منزلوں کو طے کرنے اور جذب وجذبہ کے مقامات کو قطع کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس سیر وسلوک سے مقصود مقام اخلاص حاصل کرنا ہے جو آفاقی وانفسی معبودوں کی فنا پر منحصر ہے۔ اور یہ اخلاص شریعت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔ کیونکہ شریعت کے تین اجزاء یعنی علم، عمل اور اخلاص ہیں۔ پس طریقت وحقیقت دونوں تصوف کے تیسرے جزو یعنی اخلاص کی تکمیل کے لئے شریعت کے خادم ہیں۔ اصل مقصود اخلاص کا حصول ہے۔ لیکن ہر شخص کا فہم یہاں تک نہیں پہنچتا۔ اکثر عالم خواب وخیال میں آرام پسند ہیں۔ نیز نکمی اور بیہودہ باتوں پر کفایت کرتے ہیں۔ جنہیں وہ شریعت کے کمالات کو ہی نہیں جان سکتے۔ تو طریقت اور

حقیقت کو کہاں پا سکتے ہیں۔ یہ لوگ شریعت کو پوست خیال کرتے ہیں اور حقیقت کو مغز جانتے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ صوفیا کے بعض بے ہودہ باتوں پر مغرور اور احوال و مقامات پر فریفتہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو سیدھے راستے کی ہدایت دے۔ اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو" (دفتر اول حصہ اول مکتوب نمبر 40 ص 104)

2- احکام شریعت کی پابندی کے بغیر ذکر الٰہی میں دوام حاصل نہیں ہو سکتا

خواجہ محمد شرف الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ کے نام اپنے مکتوب شریف میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"تمام اوقات ذکر الٰہی میں مصروف رہنا چاہیے جو عمل شریعت حقہ کے موافق کیا جائے۔ شریعت ہی میں داخل ہے اگرچہ خرید وفروخت ہو پس تمام حرکات وسکنات میں احکام شرعیہ کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔ تاکہ سب کچھ ذکر میں شمار ہو جائے ذکر سے مراد غفلت سے دور ہو جانا ہے۔ جب تمام افعال میں اوامر ونواہی کو مد نظر رکھا جائے تو اوامر ونواہی کی غفلت دور ہو جاتی ہے اور دوام ذکر الٰہی حاصل ہو جاتا ہے۔ کہ ذکر دوام حضرت خواجگان کی یادداشت سے الگ ہے۔ وہ یادداشت صرف باطن تک ہی محدود ہے اور اس ذکر دوام کا اثر ظاہر میں بھی ہے اگرچہ دشوار ہے اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متابعت کی توفیق دے"۔

(دفتر دوم حصہ ششم مکتوب نمبر 25 ص 62)

3- حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کو شریعت پر عمل پیرا رہنے کی تعلیم فرماتے اور ایسے بزرگوں کی طرح حاضری کی ترغیب دیتے جو شریعت مطہرہ پر کما حقہ عمل کرتے چنانچہ آپ نے جبار خان کے نام اپنے ایک مکتوب میں بھی یہی نصیحت فرمائی ہے۔

"وہ درویش جو شریعت حقہ میں قدم راسخ رکھتے ہیں۔ اور عالم حقیقت سے بخوبی واقف ہیں ان سے اعانت طلب کرنی چاہیے تاکہ حق تعالیٰ کی عنایت تمہیں ان کے طفیل اپنی طرف کھینچ لے اور اگر شریعت کی مخالفت کا راستہ بال برابر بھی کھلا رہے تو خطرہ کا مقام ہے۔

الوضیع اذا ارتفع تکبر و اذا حکم تجبر

نیچ وکم ظرف اور کم ذات کو جب مرتبہ واقتدار یا مال و دولت مل جائے تو متکبر ومغرور ہو جاتا ہے اور اگر کہیں جج بنایا جائے تو جبر سے کام لیتا ہے۔ لہٰذا

نیچاں دی آشنائی کو لوں پھل کسے نہیں پایا

کیکر تے انگور چڑھایا تے ہر گچھا زخمایا حضرت میاں محمد بخش صاحبؒ

مگر شریف النسب اور اعلیٰ ظرف کے لوگوں کا خاصہ ہے کہ وہ اپنے رفقائے کار اور ماتحت عملے کی ضرویات، احساسات وجذبات اور عزت نفس و وقار کو ملحوظ رکھتے ہیں اس طرح

ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد
ہر کہ خود را دیدہ او محروم شد

دوسروں کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے بالآخر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جزا کے طور پر مخدوم بنا لیے جاتے ہیں اور خود پسند محروم رہ جاتے ہیں۔

سوچنے کی بات ہے کہ جو اخلاق غیروں کو گرویدہ بنا لیتا ہے وہ اپنوں کو کیوں قریب تر نہ کردے گا۔ (جاری ہے)

حضرت مجدد الف ثانی ؒ اور تصوف

از: غلام مصطفیٰ نقشبندی مجددی صاحب

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت دنیائے اسلام میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ آپ نے برصغیر (پاک و ہند) میں تجدید اسلام کا عظیم کارنامہ سرانجام فرمایا۔ جس کا اعتراف کرتے ہوئے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے عہد مبارک میں سیالکوٹ کے ایک جلیل القدر عالم ملا عبدالحکیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے نام ایک مکتوب میں آپ کو مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے لقب سے نوازا۔ پھر یہی لقب عوام وخواص میں اس قدر عام ہو گیا کہ آپ کے اصل نام نامی پر غالب آ گیا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں تصوف اور صوفیانہ نظریات کو عوام الناس میں غلط انداز سے پیش کیا گیا تھا۔ جس کا اظہار خود حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات شریف میں جابجا کیا ہے۔ جو آپ کے لئے ایک تکلیف دہ عمل تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنے مکتوبات شریف کے ذریعے جو کہ آپ نے مختلف لوگوں کو تحریر فرمائے۔ تصوف کی اصل روح کو واضح کیا۔ بالخصوص نظریہ وحدت الوجود کے مقابلے میں آپ نے نظریہ وحدت الشہود پیش کیا۔ جس نے بہت سے علما مفکرین اور صوفیا میں انقلاب پیدا کیا اور اُن کے اندر تصوف کی ایک نئی روح پھونکی۔

ڈاکٹر شیخ محمد اکرام لکھتے ہیں۔

”شیخ احمد جو شاہ ولی اللہ اور اقبال رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے اسلامی ہند کے نہایت ہی طاقتور مفکر گزرے ہیں۔ نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ عالم اسلام کے علماء وصوفیا میں اعلیٰ ترین مقام کے مالک ہیں۔“ (ایس ایم اکرام، مسلم سولیزیشن ان انڈیا اینڈ پاکستان ص270)

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ طریقت متعدد واسطوں سے حضور نبی

اکرم ﷺ تک جاملتا ہے۔ سلسلہ نقشبندیہ میں اکیس واسطوں سے، سلسلہ قادریہ میں پچیس واسطوں سے اور سلسلہ چشتیہ میں ستائیس واسطوں سے سلسلہ نقشبندیہ میں آپ کو اجازت وخلافت حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔ سلسلہ قادریہ میں حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ اور سلسلہ چشتیہ میں اپنے والد مکرم حضرت شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔ آپ نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو دیگر سلاسل سے مقدم جانا چنانچہ اسی سلسلہ کی ترویج واشاعت میں آپ نے عمر گزار دی اور آسمان تصوف پر آفتاب ومہتاب بن کر چمکے۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات دنیائے تصوف کے لئے بہترین سرمایہ ہیں۔ بلاشبہ علم وعرفان کا شاہکار ہیں ان میں بہت سے مقامات پر سالکان راہ حقیقت کے لئے مجاہدہ وریاضت اور اذکار واشغال کی شرح بھی کر دی گئی ہے۔ ان مکتوبات میں سے بعض مکتوبات جو آپ کے صوفیانہ عقائد ونظریات کی عکاسی کرتے ہیں قارئین کرام کے استفادہ کے لئے پیش ہیں۔

1- حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ طریقت اور حقیقت کو ہمیشہ شریعت کے ماتحت سمجھتے تھے آپ کے نزدیک شریعت ہی طریقت اور حقیقت کی بنیاد ہے۔

شیخ محمد چتری رحمۃ اللہ علیہ کے نام اپنے ایک مکتوب میں آپ فرماتے ہیں۔

"میرے مخدوم! سلوک کی منزلوں کو طے کرنے اور جذب وضبط کے مقامات کو قطع کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس سیر وسلوک سے مقصود مقام اخلاص حاصل کرنا ہے جو آفاقی وانفسی معبودوں کی فنا پر منحصر ہے۔ اور یہ اخلاص شریعت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔ کیونکہ شریعت کے تین اجزاء یعنی علم، عمل اور اخلاص ہیں۔ پس طریقت وحقیقت دونوں تصوف کے تیسرے جزو یعنی اخلاص کی تکمیل کے لئے شریعت کے خادم ہیں۔ اصل مقصود اخلاص کا حصول ہے۔ لیکن ہر شخص کا فہم یہاں تک نہیں پہنچتا۔ اکثر عالم خواب وخیال میں آرام پسند ہیں۔ نیز نکمی اور بیہودہ باتوں پر کفایت کرتے ہیں۔ جنہیں وہ شریعت کے کمالات کو ہی نہیں جان سکتے۔ تو طریقت اور

حقیقت کا کہاں پتا لگا سکتے ہیں۔ یہ لوگ شریعت کو پوست خیال کرتے ہیں اور حقیقت کو مغز جانتے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ صوفیا کے بعض بے ہودہ باتوں پر مغرور اور احوال و مقامات پر فریفتہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو سیدھے راستے کی ہدایت دے اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر سلام ہو" (دفتر اول حصہ اول، مکتوب نمبر 40 ص 104)

2- احکام شریعت کی پابندی کے بغیر ذکر الٰہی میں دوام حاصل نہیں ہوسکتا

خواجہ محمد شرف الدین حسین رحمۃ اللہ علیہ کے نام اپنے مکتوب شریف میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

"تمام اوقات ذکر الٰہی میں مصروف رہنا چاہیے جو عمل شریعت حقہ کے موافق کیا جائے۔ شریعت ہی میں داخل ہے اگرچہ خرید وفروخت ہو پس تمام حرکات وسکنات میں احکام شرعیہ کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔ تاکہ سب کچھ ذکر میں شمار ہو جائے ذکر سے مراد غفلت سے دور ہو جانا ہے۔ جب تمام افعال میں اوامر ونواہی کو مدنظر رکھا جائے تو اوامر ونواہی کی غفلت دور ہو جاتی ہے اور دوام ذکر الٰہی حاصل ہو جاتا ہے۔ کہ ذکر دوام حضرت خواجگان کی یادداشت سے الگ ہے۔ وہ یادداشت صرف باطن تک ہی محدود ہے اور اس ذکر ودوام کا اثر ظاہر میں بھی ہے اگرچہ دشوار ہے اللہ تعالیٰ ہم کو اور آپ کو صاحب شریعت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مطابعت کی توفیق دے"۔
(دفتر دوم، حصہ ششم، مکتوب نمبر 25 ص 62)

3- حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مریدین کو شریعت پر عمل پیرا رہنے کی تعلیم فرماتے اور ایسے بزرگوں کی طرح حاضری کی ترغیب دیتے جو شریعت مطہرہ پر کما حقہ عمل کرتے چنانچہ آپ نے جباریخان کے نام اپنے ایک مکتوب میں بھی یہی نصیحت فرمائی ہے۔

"وہ درویش جو شریعت حقہ میں قدم راسخ رکھتے ہیں۔ اور عالم حقیقت سے بخوبی واقف ہیں اُن سے اعانت طلب کرنی چاہیے تاکہ حق تعالیٰ کی عنایت تمہیں اُن کے طفیل اپنی طرف کھینچ لے اور اگر شریعت کی مخالفت کا راستہ بال برابر بھی کھلا رہے تو خطرہ کا مقام ہے۔

مخالفت کے تمام راستوں کو بند کرنا چاہیے‘‘۔(دفتر اول، حصہ دوم، مکتوب نمبر 78 ص 67)

4- میدان طریقت میں طالبان حقیقت کیلئے شیخ کامل کی پیروی لازم ہے کیونکہ شیخ کامل کے بغیر طالب کی مثال شتر بے مہار کی سی ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سید حسین مانک پوری کے نام اپنے ایک مکتوب میں شیخ کامل کے متعلق فرماتے ہیں۔

’’شیخ کامل وہ ہے جو مرید کے حق سبحانہ کی طرف راہنمائی کرے یہ بات تعلیم طریقت میں زیادہ ملحوظ اور واضح ہے۔ کیونکہ پیر تعلیم شریعت کا اُستاد بھی ہے اور طریقت کا راہنما بھی ہے۔ بخلاف پیر خرقہ کے پس تعلیم کے آداب میں پیر کامل کی زیادہ تر رعایت کرنی چاہیے کیونکہ وہ شیخ کہلانے کا زیادہ مستحق ہے اور طریقت میں ریاضتیں اور مجاہدے نفس امارہ کے ساتھ احکام شرعی کے بجالانے کے لئے اختیار کیے جاتے ہیں‘‘۔ (دفتر اول حصہ چہارم مکتوب نمبر 221 ص 8)

5- مرید کیسا ہو اس ضمن میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے میر محمد نعمان رحمۃ اللہ علیہ کے نام اپنے ایک مکتوب شریف میں یوں وضاحت فرمائی ہے۔

’’مرید رشید اور طالب مستعد ہر گھڑی سلوک طریق میں اپنے پیر سے خوارق و کرامات محسوس کرتا ہے۔ اور معاملہ غیبی میں ہر دم اس سے مدد کا رطلبگار بھی ہوتا ہے اور اسے حاصل بھی کر لیتا ہے۔(دفتر دوم، حصہ ہفتم، مکتوب نمبر 92 ص 92)

6- مرید کو چاہیے کہ وہ اپنے شیخ کامل کی زیادہ سے زیادہ صحبت اختیار کرے مولانا روم فرماتے ہیں۔

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ محمد اشرف کابلی کے نام اپنے ایک مکتوب عالیہ میں فرماتے ہیں۔

’’حضرت خواجہ احرار قدس سرہ کا فرمان ہے۔ کہ سایہ رہبر بہ است از ذکر حق‘‘ یعنی ذکر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

سے بہتر ہے سایہ پیر کا یہاں بہتر کہنا نفع کے اعتبار سے ہے۔ یعنی رہبر کا سایہ مرید کیلئے اس کے ذکر کرنے سے زیادہ فائدہ مند ہے۔ کیونکہ مرید کو ابھی ذکر و اذکار کے ساتھ کامل مناسبت نہیں ہے۔‘‘(دفتر اول حصہ سوم مکتوب نمبر 187 ص 74)

7- حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو اگرچہ سلسلہ عالیہ قادریہ چشتیہ میں خلافت و اجازت حاصل تھی لیکن پھر بھی آپ نے سلسلہ نقشبندیہ کو رواج دیا اور اس سلسلہ کو دیگر سلاسل سے افضل بتایا۔ سید حسین مانک پوری رحمۃ اللہ علیہ کے نام اپنے ایک مکتوب میں حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

’’حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ نے فرمایا کہ ہمارا طریقہ (اتباع شریعت محمدیہ) سب طریقوں سے افضل و اقرب ہے اور فرمایا۔ کہ حق تعالیٰ سے میں نے ایسا طریق طلب کیا ہے جو بے شک موصل ہے اور آپ کی یہ التجا قبول ہوگئی ہے چنانچہ رشحات میں حضرت خواجہ احرار قدس سرہ سے منقول ہے کہ یہ طریقہ افضل کیوں نہ ہو جب کہ اس کی ابتداء میں انتہا ہے اور وہ شخص بہت بدقسمت ہے جو اس طریق میں داخل ہوا اور استقامت اختیار نہ کرے اور پھر بدنصیب رہ جائے۔

خورشید نہ مجرم ار کسے بینا نیست

یعنی اگر کوئی اندھا ہے تو سورج مجرم نہیں ہے ہاں اگر کوئی طالب کسی ناقص کے ہتھے چڑھ جائے تو طریق کا کیا گناہ ہے۔(دفتر اول حصہ چہارم مکتوب نمبر 221 ص 7)

8- حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کو افضل ترین سلسلہ طریقت اس لئے جانتے تھے۔ کہ اس میں اتباع سنت پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے۔ چنانچہ سلسلہ نقشبندیہ کی فضیلت کی وجہ آپ نے اپنے ایک مکتوب بنام مولانا امان اللہ فقیہ میں فرمایا ہے۔

’’بعض دوسرے سلسلوں کے مشائخ نے اپنے اپنے طریقوں میں بعض حقانی نیتوں کے ساتھ امور محدثہ یعنی نئے نئے امور پیدا کئے ہیں۔ جن میں نہایت صحت اور تحقیق کے بعد رخصت کا حکم ہے برعکس اس سلسلہ عالیہ کے بزرگوں کے سر مو بھی سنت کی مخالفت نہیں اور ابداع و

احداث یعنی کسی نئے امر کا پیدا کرنا روا نہیں رکھتے ہیں اس تحریک میں نفس کے مخالفت پورے طور پر کرتے ہیں۔(دفتر اول، حصہ پنجم، مکتوب نمبر286 ص52)

9- حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی احمد فاروقی سرھندی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات دنیائے تصوف میں آفتاب نصف النہار کی طرح روشن ہے۔ طالبان طریقت آپ کے ارشادات عالیہ کے ذریعے حقیقت و معرفت کی راہیں روشن پاتے ہیں۔آپ کی تصانیف تصوف کا شاہکار ہیں۔آپ نے طریقت، حقیقت و معرفت کی تمام راہوں میں سنت نبوی ﷺ پر خود بھی عمل کیا اور اپنے مریدین طالبان اور دیگر متوسلین اور معتقدین کو بھی سختی سے سنت مطہرہ ﷺ پر قائم رہنے کی تاکید فرمائی میدان تصوف میں بہت سے صوفیاء مشائخ، علماء و مفکرین نے آپ کی عظمت اور خدمات کا اعتراف کیا حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی نے فرمایا۔

''امام ربانی واجب الاطاعت ہیں۔ برصغیر کی عظیم ہستی جن کو ہر مکتب فکر کے ہاں نہایت عزت واحترام حاصل ہے''۔(آفتاب سرہند از قاضی ظہور اللہ اختر ص نمبر139)

شاہ سوار طریقت مفتی ضیاء الدین صاحب مدنی خطیب مدینہ اکثر اپنے دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر فرمایا کرتے تھے۔''حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے سر کے تاج ہیں''۔

(شیخ سرہند از جمیل اطہر ص242)

10- ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے تشکیل جدید الٰہیات میں حضرت مجدد کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا ہے اور آپ کو سلوک و عرفان کا مجتہد اعظم قرار دیا ہے آپ لکھتے ہیں۔

''اُنہوں نے اپنے زمانے کے تصوف کا تجزیہ جس بے باکی اور تنقید و تحقیق سے کیا اس سے سلوک و عرفان کا ایک طریقہ واضح ہوا ان سے پہلے جتنے بھی سلسلہ ہائے تصوف رائج ہوئے وہ یا تو وسط ایشیاء یا سرزمین عرب سے آئے تھے۔ مگر یہ صرف انہیں کا طریق ہے جس نے ہندوستان کی حدود سے نکل کر باہر کا رخ کیا اور جواب بھی پنجاب، افغانستان اور ایشیائی روس میں ایک بہت

بڑی قوت کی شکل میں موجود ہے''۔(اقبال اور مجدد ص9)

حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کو تصوف کی دنیا میں عام کرنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ کیونکہ دور حاضر میں بھی بہت سے بدعقیدہ لوگ مشائخ طریقت کے لبادے اوڑھ کر تصوف کی اصل روح کو پس پشت ڈال کر اپنے خودساختہ صوفیانہ نظریات کے ذریعے عوام کو گمراہ کرتے پھرتے ہیں۔ جن کے خلاف جہاد تصوف کی اصل روح (شریعت اسلامیہ پر مکمل طور کاربند رہنا) کو عوام میں پھونک کر کیا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کلام میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو زبردست انداز میں خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔

وہ ہند میں سرمایہ ملت کا نگہبان
اللہ نے کیا جسے بر وقت خبردار

معزز قارئین کرام!

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ العزیز

کا یوم 28 صفر المظفر کو ہے۔تعلیماتِ مجدد الف ثانی کو عام کرنے کے لئے اپنی مساجد مدارس، دکان مکان میں محافل کا انعقاد کیا جائے۔

طالبِ دعا:۔غلام رسول نقشبندی مجددی، محمد عمران نقشبندی بھوروی، علامہ مظہر الحق صدیقی علامہ فیض الحق صدیقی، محمد عدیل یوسف صدیقی، محمد عثمان قادری

گناہ کی عمر توبہ تک استغفر اللہ العظیم الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ
استغفار کی کثرت کیجئے

حضرت سید علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ

از: استاذ العلماء خواجہ وحید احمد قادری صاحب

حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ 400ھ میں غزنی کی ایک نواحی بستی ہجویر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد حضرت عثمان ہجویر کے متصل بستی "جلاب" کے رہنے والے تھے۔ اس لئے سید ہجویری کو جلابی بھی کہا جاتا ہے۔ اس کا ذکر آپ نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف کشف المحجوب میں بھی کیا ہے۔ آپ کے والد اس دور کے مشہور بزرگ اور اللہ والے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ بھی تقویٰ اور پارسائی میں اس زمانے کی خواتین کیلئے نمونہ تھیں۔ آپ مشہور بزرگ حضرت تاج الاولیاء کے صاحبزادی تھیں۔ حضرت علی ہجویری نے ابتدائی عمر میں علمِ دین حاصل کیا پھر آپ سیاحت کے لئے روانہ ہوگئے۔

سیاحت کے دوران آپ کو مختلف ممالک میں گھومنے کا موقع ملا۔ جس سے آپ کے مطالعہ کائنات میں وسعت پیدا ہوئی۔ آپ کی سیاحت نہ تھی۔ عموماً سیاحوں کا مدعا و مقصد سیر و تفریح کرنا یا عیش و عشرت کرنا ہوتا ہے۔ لیکن آپ کی سیاحت کا محرک وہ ارشاد باری تعالیٰ تھا جس میں فرمایا گیا "فرما دیجئے تم سیر کرو پھرو زمین میں اور دیکھو ہم نے مجرموں کو کس طرح کیفرِ کردار تک پہنچایا"۔

مقصد یہ ہے کہ دنیا میں آنکھیں کھول کر چلو۔ جس علاقہ میں جاؤ گے تم تاریخ کی نشانیاں دیکھو گے۔ بڑے بڑے جابر بادشاہوں کے محلات کو کھنڈروں کی صورت میں دیکھ کر تمہیں عبرت حاصل ہوگی۔ تمہارا ایمان بڑھے گا زندگی کی شاہراہ پر پھونک پھونک کر قدم رکھو گے تو تمہیں یقین ہو جائے گا کہ کائنات کا یہ نظام از خود نہیں چلتا اسے خدائے وحدہ لاشریک چلا رہا ہے۔ اور اس پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص ابدی راحت و سکون سے ہم کنار نہیں ہو سکتا۔

یہی غرض تھی جس کیلئے آپ نے ترکی، عرب، افغانستان، ہندوستان، سمرقند و بخارا کا سفر اختیار کیا۔ ان ملکوں میں بکھرے ہوئے آثار کا مشاہدہ کیا۔ اور ہر جگہ کے مشاہیر اہلِ علم و فضل

سے کسبِ فیض کرنے کی کوشش کی۔ سیاحت کے دوران ہی آپ نے حضرت شیخ ابوالفضل کے ہاتھ پر بیعت کی جو اپنے وقت کے جلیل القدر بزرگ تھے۔ ان کی زندگی فقر و استغنا کا ایک دل نشین مرقع تھی۔ حضرت ہجویری نے کشف المحجوب میں ان کا ایک قول درج کیا ہے۔ اس سے ان کے اندازِ زیست اور طرزِ فکر کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ فرمایا۔ **الدنیا یوم ولنا فیھا صوم** دنیا کی زندگی ایک دن کی ہے۔ اور ہم اس میں بھی روزے سے ہیں۔ حضرت علی ہجویری اپنے وطن سے نکلے تو آپ کے پاس کھلتے سکے نہ تھے۔ کہ ان کا جھنکار سنا کر کفار کو اپنی طرف مائل کر سکیں۔ آپ کے پاس تلوار نہ تھی۔ کہ کسی کو ڈرا دھمکا کر اور رعب و دبدبہ کے ذریعے سے زیر کر سکیں۔ مگر تاریخ گواہ ہے۔ کہ اس کے باوجود تھوڑے ہی عرصے میں ہزاروں بلکہ لاکھوں غیر مسلم آپ کی کوششوں سے حلقہ بگوشِ اسلام بن گئے۔ وہ کام جو سبکتگین کے حملے نہ کر سکے۔ اسے حضرت ہجویری کے علم کی جاذبیت، کردار کی پختگی اور زبان کی شیرینی نے پایہ تکمیل تک پہنچا دیا۔ اس ایک ثبوت کے بعد ان لوگوں کی زبانیں گنگ ہو جانی چاہئیں۔ جو یہ کہتے نہیں تھکتے کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ عام خیال کے مطابق حضرت علی ہجویری کو گنج بخش کا لقب حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری کی طرف سے ملا ہے۔ گنج بخش کا مطلب و مفہوم یہ ہے کہ حضرت ہجویری جس گنج اور خزانے کو لٹاتے اور تقسیم کرتے تھے۔ وہ علم و عمل اور رشد و ہدایت کا خزانہ تھا۔ حضرت علی ہجویری نے مال و دولت کے بارے میں جس خیالات اور جس نمونہ عمل کا اظہار کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کے نزدیک دنیا کے زر و مال کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ بلکہ وہ اسے باعث آزار و مصیبت سمجھتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے۔ کہ قیامت کے دن روپے پیسے کی ٹھیکریوں ہی سے بخیل دولت مندوں کے جسم داغے جائیں گے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تعلیمات میں بار بار اسی باپ پر زور دیا گیا ہے۔ کہ حب دنیا کو چھوڑ کر عالم آخرت کے لئے زادِ عمل فراہم کرنے کی کوشش کرو۔ اگر ہم باہر کے بجائے اندر کی دنیا کے سنوارنے پر متوجہ ہو جائیں۔ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کریں۔ بندگانِ خدا کی غمگساری اور دستگیری کریں تو یہ زندگی بھی بڑی خوبصورت ہو جائے

گی اور آنے والی زندگی میں بھی کمال درجے کا حسن پیدا ہو جائے گا۔ حضرت علی ہجویری کی تعلیمات کا خلاصہ یہی ہے کہ بیرونی اور خارجی دنیا سے زیادہ من کی دنیا پر توجہ دو۔ باہر کی دولت ساتھ نہیں جائے گی۔ لیکن اندر کی دولت اس دنیا میں بھی ہر جگہ تمہارے ساتھ ساتھ رہے گی اور مرنے کے بعد بھی یہ کبھی تم سے بے وفائی نہ کرے گی۔

حضرت ہجویری جدوجہد اور کشمکش کے مرحلوں سے خود بھی گزرے اور اپنے عقیدت مندوں کو بھی یہ سبق دیا کہ مشکلات سے گھبرانے کی بجائے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کرنا سیکھو۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے تصوف کو عجمی آلائشوں سے پاک کر کے ازسرِ نو اس کی حقیقی بنیادوں پر استوار کر دیا۔ صوفی کے متعلق آج کی طرح اس دور میں بھی مختلف نظریات موجود تھے۔ بعض کا خیال تھا۔ کہ ایک خاص قسم کا موٹا کپڑا (صوف) پہننے والے کو صوفی کہتے ہیں۔ بعض سمجھتے تھے کہ یہ لوگ قیامت کے دن پہلی صف میں کھڑے ہوں گے۔ اس لئے صوفی کہلاتے ہیں۔ بعض اصحابِ صفہ کے نقشِ قدم پر چلنے والے اصحاب کو صوفی کہتے تھے۔ لیکن حضرت ہجویری کا نظریہ یہ تھا۔ کہ صوفی صفا سے نکلا ہے اور جو شخص بھی صفائے قلب رکھتا ہو صوفی کہلانے کا حقدار ہے۔ صفائے قلب کی منزل ہی معراج انسانیت ہے اور یہ صرف محسنِ انسانیت ﷺ کے اتباع کامل سے نصیب ہوتی ہے۔ پس صوفی وہ ہے جو زندگی کے آخری لمحے تک آپ کی حیاتِ طیبہ کو نمونہ بنائے اور آپ کی محبت واطاعت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔

حضرت علی ہجویری کو معلوم تھا کہ سادہ لوح مسلمانوں کو دو گروہوں سے سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ ان میں سے ایک غافل علماء کا گروہ ہے۔ جو دین اور علمِ دین کو حصولِ جاہ کا ذریعہ بنائے گا۔ اور اپنے ذاتی مفادات کیلئے روحِ شریعت کی قربانی دینے سے بھی گریز نہ کرے گا۔ اور دوسرا گروہ ان صوفیاء کا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ اب وہ اس مقامِ بلند پر فائز ہو چکے ہیں جہاں انہیں احکام شریعت پر عمل پیرا ہونے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اور لوگ ہیں کہ عقیدت سے سرشار ہو کر ان کے مرید بنتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ واقعی یہ پہنچے ہوئے بزرگ ہیں۔ کشف المحجوب میں اس

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں۔ کہ دو قسم کے لوگوں سے کنارہ کشی اختیار کرو۔ غافل علماء سے اور جاہل صوفیاء سے۔ اس کے بعد غافل علماء کے پہچان یہ بتائی ہے۔ کہ یہ وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے دنیا ہی کو اپنا قبلہ و کعبہ بنالیا ہے۔ شریعت میں سے آسان چیزیں اختیار کر لی ہیں۔ اور ایثار طلب تعلیمات کو ترک کر دیا ہے۔ ظالم و جابر بادشاہوں کے دربار کا طواف کرتے ہیں جاہ ومنصب کو اپنی سجدہ گاہ بنالیا ہے۔ یہ لوگ اتنے مغرور ہیں کہ بزرگوں پر بھی طعن دراز کرنے سے نہیں چوکتے۔ حدوعناد ان کا مذہب اور مبالغہ وزیادتی کلام ان کا مسلک ہے۔ غافل علماء پر زبردست تنقید کرنے کے بعد حضرت ہجویری جاہل صوفیاء کے چہروں سے نقاب اُٹھاتے ہیں۔ فرماتے ہیں جاہل صوفی وہ ہے جو نہ تو کسی بزرگ کا تربیت یافتہ ہو اور نہ اپنے عہد کے عملی تقاضوں سے باخبر ہو۔ لباس درویشانہ پہن رکھا ہو۔ مگر حق و باطل میں امتیازی صلاحیت سے بھی محروم ہو۔ حضرت ہجویری کے ان ارشادات کا مطالعہ کرنے کے بعد اس آئینے میں عصرِ حاضر کے علماء و صوفیاء کی شکل دیکھئے۔ ان کی اکثریت حبِّ جاہ میں مبتلا نظر آئے گی۔ جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کی خوشامد ان کا پیشہ اور حکام عالی مقام کے درباروں میں حاضری ان کا وظیفہ حیات ہے۔ صوفی صفائے قلب سے محروم ہیں اور علماء علمِ حقیقی کی لذت سے نا آشنا بقول اقبال علماء کی حالت یہ ہے کہ

لبھاتا ہے دل کو کلامِ خطیب
مگر لذتِ شوق سے بے نصیب
بیاں اس کا منطق سے سلجھا ہوا
لغت کے بکھیڑوں میں اُلجھا ہوا

اور صوفیاء کا عالم یہ ہے کہ

وہ صوفی کہ تھا خدمتِ حق میں مرد
محبت میں یکتا صحبت میں فرد

عجم کے خیالات میں کھو گیا
یہ سالک مقامات میں کھو گیا

ضرورت ہے کہ علماء وصوفیاء کشف المحجوب کی تعلیمات کو حرزِ جاں بنائیں۔ اگر وہ رشد وہدایت کے منصب پر متمکن ہونا چاہتے ہیں تو پہلے اس چشمہ صافی سے سیراب ہولیں جس کے متعلق حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی کا ارشاد ہے کہ

''جس کا کوئی مرشد نہیں اس کیلئے کشف المحجوب مرشد کامل ہے''

آفتابِ علم و حکمت مرشد کریم سرتاج الاولیاء

حضرت علامہ پیر محمد علاء الدین صدیقی صاحب

دامت برکاتہم العالیہ کے ملفوظات کا مجموعہ کتاب ''مفتاح الکنز'' سے انتخاب

☆ تصوف اسلام کی روح ہے مثلاً نماز کو لیجئے اچھی طرح وضو کرو۔ صاف ستھرا لباس پہنو۔ جگہ صاف ہو۔ وقت صحیح ہو۔ قبلہ روح ہو کر اللہ اکبر کے ساتھ ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لو۔ رکوع سجود وغیرہ تمام ارکان کی تکمیل کرو۔ یہ سب لوازمات ہیں۔ نیت یہ ہے کہ اللہ کیلئے پڑھ رہا ہوں۔ شریعت آپ کو نمازی کہہ رہی ہے۔ تصوف یہ کہتا ہے۔ کہ جو فعل جس کے لئے ہے اُس کے تصور میں اس قدر گم ہو جاؤ کہ اُس کے جلوے دل وروح میں اُتر کر آپ کو سرور کی کیفیت عطا کر دے۔ یہ سرور وقرب کی کیفیت تصوف ہے۔ گویا ارکان کی تکمیل شریعت ہے۔ اُن کے نور وسرور کی کیفیت تک رسائی تصوف ہے۔

☆ اگر چاہتے ہو کہ شکر کی توفیق ملے اپنے سے کمزور پر نظر رکھو۔ جھونپڑی میں رہنے والوں پہ نظر رکھو گے۔ تو شکر کی توفیق نصیب ہوگی۔ لئن شکرتم لازیدنکم نعمتوں میں اضافہ بھی ہو جائے گا۔

''مفتاح الکنز'' کتاب حاصل کرنے کیلئے رابطہ فرمائیں 0321-7611417

از: محمد عاطف امین صدیقی صاحب

معزز قارئین کرام!

زندگی بڑی تیزی سے گزر رہی ہے۔ وقت بہت تھوڑا ہے۔ کس کے پاس کتنا وقت ہے کوئی نہیں جانتا۔ زندگی تو گزر ہی رہی ہے۔ اگر ہم اپنے روز وشب، اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سب اعمال سنتوں کے مطابق ڈھال لیں تو یہ زندگی بھی خوبصورت ہوگی اور آخرت میں نجات نصیب ہو گی۔ میرے حضرت صاحب، آقائی ومولائی وملجائی، سرور قلب، رونق جاں جناب حضرت پیر علاؤالدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ القدسیہ نے درس مثنوی میں ارشاد فرمایا۔ ''بچوں کی طرح زندگی گزارو گے تو قبر میں تنہا بھی جاؤ گے۔ خالی ہاتھ بھی جاؤ گے تو پٹائی کے سوا ہوگا کیا؟

لہٰذا آئیں اپنی زندگیوں پر سنت مصطفیٰ ﷺ کو وارد کر کے اسے خوبصورت بنائیں۔ محمدی بن جائیں۔ احادیث مبارکہ کی روشنی میں پینے اور سونے کے کچھ آداب درج کیے جا رہے ہیں۔ ان پر عمل کر کے اپنے آپ کو بدلنے کی کوشش فرمائیں۔

☆ پینے کے آداب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پانی پیتے وقت تین بار سانس لیتے (بخاری ومسلم) یعنی برتن کے باہر سانس لیتے۔ (بخاری ۵۶۳۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اونٹ کی طرح ایک سانس میں نہ پیئو۔ بلکہ دو یا تین سانسوں میں پیو۔ نیز پیتے وقت ''بسم اللہ'' پڑھو اور فراغت پر ''الحمد للہ'' کہو۔ (ترمذی ۱۸۹۲)

☆ برتن میں سانس لینے کی ممانعت

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے برتن میں سانس لینے

سے منع فرمایا (بخاری ومسلم) یعنی برتن کے اندر سانس لینے سے منع کیا گیا۔ (بخاری ۱۵۳۔۱۵۴۔۵۶۳۰)

☆ پانی میں پھونکنا مکروہ ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے برتن میں سانس لینے یا پھونک مارنے سے منع فرمایا ہے۔ (ترمذی ۱۸۹۵)

☆ بیٹھ کر پانی پینا اکمل و افضل ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا۔ حضرت قتادہ فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔ کھانے سے بھی منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا۔ یہ بدترین اور زیادہ خبیث کام ہے۔ (مسلم ۲۰۲۴)

☆ سونے چاندی کے علاوہ دیگر پاکیزہ برتنوں میں پینا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں ریشمی کپڑوں کے استعمال اور سونے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا اور فرمایا۔ یہ ان (کفار) کے لئے دنیا میں ہے۔ اور تمہارے لئے آخرت میں ہے۔ (بخاری ۵۴۲۶)

☆ سونے کے آداب

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بستر پر تشریف لائے تو دائیں پہلو پر آرام فرما ہوئے۔ پھر یہ کلمات پڑھے۔ (ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے حوالے کیا۔ اپنا چہرہ تیری طرف متوجہ کیا۔ اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا۔ رغبت اور خوب دونوں صورتوں میں اپنی پشت کو تیری پناہ میں دیا۔ تیرا سہارا تیرے عذاب سے تیرے دامن رحمت میں ہی پناہ مل سکتی ہے۔ میں تیری اُتاری ہوئی کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا۔ (ترمذی ۳۳۹۴)

حضرت برا بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا۔

جب اپنے بستر پر آنے کا ارادہ کرو تو نماز جیسا وضو کر لو۔ پھر دائیں پہلو پر لیٹ جاؤ اور آخر میں یہ کلمات کہو۔ (گذشتہ حدیث میں وہ کلمات گزر چکے ہیں) ابوداؤد ۵۰۴۶

☆ پیٹ کے بل لیٹنے کی ممانعت

حضرت یعیش بن طخفہ غفاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا۔ کہ اچانک ایک شخص نے اپنے پاؤں سے مجھے حرکت دی۔ اور فرمایا۔ اس طرح لیٹنا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ فرماتے ہیں۔ میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ ﷺ تھے۔ (ترمذی ۲۷۶۸)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص کسی جگہ بیٹھا لیکن اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے گناہ ہے۔ اور جو شخص کسی جگہ لیٹا اور ذکر الٰہی سے غافل رہا۔ اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے نقصان ہے۔ (ابوداؤد ۵۰۵۹)

ایصالِ ثواب کیجئے (تمام اُمت مرحومہ کیلئے)

اُستاذ العلماء فخر المدرسین حضرت علامہ مولانا محمد حنیف قادری صاحب رضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ہیں۔ علامہ صاحب نے ساری زندگی خدمتِ دین میں گزاری۔ دار العلوم نوریہ رضویہ فیصل آباد میں آخری وقت تک تدریس کے فرائض سرانجام دیے۔ اللہ کریم خدمات کو قبول فرما کر ذریعہ نجات بنائے۔

محی الدین ٹرسٹ جلال پور جٹاں کے روحِ رواں عاشقِ مرشد کریم حضرت قبلہ صوفی محمد راشد نعیم صدیقی صاحب وصال کر گئے۔ صوفی صاحب مرشد کریم کے مشن کو فروغ دینے میں ہمہ تن مصروف رہے۔ محافل ذکر کا انعقاد کرتے رہے۔ اللہ کریم اپنے محبوب ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین (ادارہ)

شان رسالت ﷺ بزبان حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ

انتخاب: صوفی غلام رسول نقشبندی مجددی صاحب

اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سے افضل ترین مخلوق انسان کو پیدا کیا تمام انسانوں میں بہتر اُمت محمدیہ ﷺ ہے۔ اور اس امت میں اولیائے کرام کا درجہ عامۃ المسلمین سے زیادہ ہے۔ پھر صحابہ اکرام میں درجہ اولیائے کرام سے بھی زیادہ ہے۔ اب سب سے افضل اور اعلیٰ انبیاء علیہم السلام ہیں۔ ان میں سب سے افضل تاجدار انبیاء فخر موجودات، باعث تخلیق کائنات حضور پُر نور شافع یوم النشور حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ ہیں۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مکتوبات شریف میں شانِ رسالت کو مختلف انداز سے بیان کیا ہے۔ ان مکتوبات شریف سے چند اقتباس قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ حضور نبی کریم ﷺ باعث تخلیق کائنات ہیں آپ فرماتے ہیں۔

اگر حضور ﷺ نے اس عالم دنیا میں ظہور نہ فرمانا ہوتا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ مخلوق کو پیدا ہی نہ فرماتا۔ اور آپ نبی ﷺ تھے درآں حالیکہ آدم علیہ السلام ابھی پانی اور مٹی کی حالت میں تھے قیامت کے دن وہ تمام نبیوں کے امام اور خطیب اور ان کی شفاعت کرنے والے ہوں گے۔ انہوں نے اپنے حق میں یوں فرمایا۔ کہ قیامت کے دن ہم ہی پیچھے چلنے والے ہیں اور ہم ہی آگے جانے والے ہیں۔ (دفتر دوم حصہ ششم مکتوب نمبر 1 ص 4)

حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کی برکات کے بارے میں حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

علماء نے کہا کہ جب حضرت عبداللہ کے نطفہ نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی صورت میں آمنہ کے رحم میں قرار پکڑا تو تمام روئے زمین کے بت اوندھے گر پڑے۔ اور تمام شیطان اپنے کام سے رُک گئے۔ اور ابلیس کے تخت کو فرشتوں نے الٹ دیا اور اسے سمندر میں پھینک دیا اور چالیس روز تک اسے سزا دیتے رہے اور حضور ﷺ کی پیدائش کی رات میں کسریٰ کا محل کانپ

گیا اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے اور فارس کی وہ عظیم آگ جو برابر ایک ہزار سال سے روشن تھی اور کبھی نہ بجھی تھی یک بیک بجھ گئی۔ (دفتر دوم حصہ ہفتم مکتوب نمبر 68 ص 56)

حضور اکرم ﷺ کی شان اقدس جس عروج پر ہے اس بارے میں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک مکتوب شریف میں یوں فرماتے ہیں۔

"میرے لئے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت مخصوص ہے۔ جس میں ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین کو کوئی دخل نہیں۔ لیکن اس حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ وقت دائمی نہیں ہوتا۔ اس کے جواب میں میرا کہنا یہ ہے۔ کہ اس حدیث کو صحیح مان لینے سے بعض مشائخ نے اس وقت سے وقت مستمرہ مراد لیا ہے۔ (دفتر اول حصہ پنجم مکتوب نمبر 285 ص 40)

حضور نبی اکرم ﷺ مجمع کمالات ہیں اس ضمن میں حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی فرماتے ہیں۔

یہ بات طے ہے۔ کہ محمد رسول ﷺ تمام اسمائی اور صفاتی کمالات کے جامع ہیں۔

آنحضرت ﷺ کے حسن و جمال کے متعلق حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اگرچہ اس دنیا میں دو تہائی حسن حضرت یوسف کے لئے مسلم ہے۔ اور باقی تیسرا حصہ تمام میں تقسیم ہوا لیکن عالم آخرت میں حسن صرف حسن محمد ﷺ ہے اور جمال صرف جمال محمد ﷺ ہے۔ کہ وہ خدا کے محبوب ہیں ان کے حسن کے ساتھ کسی دوسرے حسن کو کس طرح مشارکت ہو سکتی ہے۔ جب کہ ان کا حسن مطلوب کے ساتھ متحد ہونے کا باعث عین مطلوب کا حسن ہے اور دوسرے کے لئے چونکہ اس قسم کا اتحاد نہیں اس لئے وہ حسن نہیں پس پیدائش محمد باوجود حدوث کے قدم ذات کی طرح منسوب ہے اور اس کا امکان بھی وجود ذات باری تعالیٰ تک منتہی ہے اور اس کا حسن حسن ذات تعالیٰ ہے جس میں حسن کے سوا کسی چیز کی آمیزش نہیں یہی وجہ ہے کہ اس کے ساتھ جمیل مطلق کی محبت کا تعلق ہے اور حق تعالیٰ کی محبوب ہے اللہ تعالیٰ جمیل ہے۔ جمال کو دوست رکھتا ہے۔ (دفتر سوم حصہ نہم مکتوب نمبر 100 ص 76)

آنحضور ﷺ کا یہ خاصہ ہے کہ بوقت استراحت آپ کا دل نہیں سوتا اس کے بارے میں امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں۔

بعض مشائخ طریقت قدس سرہم سے مقام دعوت کے متعین کرنے میں مختلف نقطہ ہائے نگاہ سے کام لیا ہے۔ مثلاً بعض حضرات نے خالق اور مخلوق کے درمیان توجہ کا جمع ہونا بیان کیا ہے۔ بعض نے نہیں دراصل یہ اختلاف اقوال ومقامات پر مبنی ہے۔ ہر ایک نے اپنے ہی مقام کی نسبت خبر دی ہے اور حقیقت حال صرف اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ اور جو یہ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے۔ کہ نہایت ہی ہدایت کی طرف رجوع کرتا ہے۔ یہی مقام دعوت ارشاد وعزیمت کے موافق ہے۔ اس کے متعلق راقم الحروف بھی لکھ چکا ہے۔ کہ ہدایت ہی میں ہم تن توجہ خلق کی طرف ہے۔

حدیث:۔ کہ میری آنکھیں سو جاتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا اس میں دوام آگاہی کی طرف اشارہ نہیں ہے بلکہ اپنے اور اپنی امت کے احوال سے غافل نہ ہونے کی خبر ہے یہی وجہ ہے کہ نیند میں بھی آنخضرت ﷺ کا وضو ساقط نہ تھا کیونکہ جب نبی ﷺ اپنی امت کے نگہبان ہیں تو پھر غفلت منصب نبوت کے مناسب نہیں۔ (دفتر اول حصہ دوم مکتوب 99 ص 99)

آنخضور ﷺ اس وقت بھی نبی تھے جب ابھی آدم علیہ السلام بھی پیدا نہیں ہوئے تھے۔ حضرت امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

اور وہ نبوت جو حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ کی پیدائش سے پہلے آنخضرت ﷺ کو حاصل تھی آپ نے اس مرتبہ کی نسبت خبر دی ہے اور فرمایا ہے کہ نبی تھا جبکہ آدم ابھی پانی اور مٹی کے مابین تھے۔ (دفتر اول حصہ سوم مکتوب نمبر 209 ص 104)

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی اس ضمن میں مزید فرماتے ہیں۔

اگر حضور ﷺ کی ذات پاک کی تخلیق مقصود نہ ہوتی تو اللہ تعالیٰ خلقت کو پیدا نہ کرتا اور اپنی ربوبیت کو ظاہر نہ فرماتا اور آپ اس وقت نبی ﷺ تھے۔ جب کہ آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے مابین تھے یعنی تخلیق کا مرحلہ ابھی مکمل نہ ہوا تھا۔ (دفتر اول حصہ دوم مکتوب نمبر 44 ص 12)

پیر طریقت حضرت علامہ صاحبزادہ پیر محمد سلطان العارفین صدیقی صاحب مدظلہ دربار فیضبار نیریاں شریف آزاد کشمیر

علامہ خلیفہ مشتاق احمد علائی صاحب
دار العلوم محی الدین صدیقیہ اقبال نگر ساہیوال
0344-0304544

محترم محمد سلیم صاحب کراچی
0300-2522580

واجد شاہ سویٹس اینڈ بیکرز کشمیر روڈ مانسہرہ
0300-5645117

خلیفہ برکت حسین صدیقی صاحب
المدینہ ستے کپڑے کا ڈپو مین بازار کہوٹہ
0344-5160379

خلیفہ مظہر اقبال صدیقی صاحب
دار العلوم محی الدین صدیقیہ دینہ
0323-9993038

الحاج محمد الیاس صدیقی صاحب
حسین ٹاؤن ملتان روڈ لاہور
042-7843134

محترم محمد طارق صاحب نور جی والے گوجرانوالہ
0300-6406488

محترم محمد نصیب بٹ صدیقی صاحب
نور ٹریڈرز جی پی او گوجر خان
0345-5585090

علامہ فیض الحق نقشبندی صاحب
دار العلوم محی الدین صدیقیہ چڑھوتی کوٹلی آزاد کشمیر
0346-5188653

راؤ محمد آصف صدیقی صاحب چیچہ وطنی
0345-7568633

علامہ مظہر الحق صدیقی صاحب
دار العلوم محی الدین صدیقیہ گجرات
0346-6011700

خلیفہ علامہ واجد حسین صدیقی صاحب
جامع مسجد صوبیدار کالج روڈ سکہ

محمد رضا نقشبندی صاحب
شاہی بازار ٹنڈو جام سندھ 0301-3520559

محمد دانش صدیقی صاحب ایڈووکیٹ
اسلام آباد 0323-6084087

خلیفہ محمد شریف ڈار صدیقی صاحب
صدیقی پنسار سٹور منی پاپڑ منڈی لاہور
0321-4849639

صاحبزادہ مظہر صدیق صدیقی صاحب
دار العلوم محی الدین صدیقیہ صدیق آباد شریف
ضلع بھمبر آزاد کشمیر 0345-0897483

خلیفہ غلام مجدد صدیقی صاحب
دار العلوم محی الدین صدیقیہ آستانہ نیار نقشبند
کامونکی 0300-67799744

محترم شیخ محمد آصف صاحب 198 مین روڈ
سیٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا

حافظ محمد سرفراز صدیقی صاحب
محی الدین اسلامک سنٹر جہلم بوکن
0302-5803622

محترم قیصر سبحانی صدیقی صاحب
قیصر کلاتھ ہاؤس ٹانڈا روڈ کڑیاں والا گجرات
0301-6200622

اللّٰھمّ صلِّ علیٰ محمّدِ النّبیّ الاُمّی وعلیٰ اٰلہٖ وسلّم تسلیما

مجلّہ، محی الدین فیصل آباد جن مقامات سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (ادارہ)

مرکزی جامع مسجد محی الدین بالمقابل نئی سبزی منڈی سدھار جھنگ روڈ

فاروق آرٹس وکیلانوالی گلی نمبر 5-4 کچہری بازار فیصل آباد محمد عدیل یوسف صدیقی 0321-7611417

غنی آرٹس وکیلانوالی گلی نمبر 5 چنیوٹ بازار محمد عادل صدیقی صاحب: 0346-7796179

خالد ہوزری مدن پورہ گلی نمبر 5 محمد خالد صدیقی

صاحبزادہ ماربل بجلی گھر جڑانوالہ روڈ فیصل آباد محمد عامر الطاف 0345-7716216

صدیقی فیبر کس دوکان نمبر 5 عنایت کلاتھ مارکیٹ سرکلر روڈ شیخ محمد نعیم صدیقی

بھولا فیبر کس مین بازار جھال ستیانہ روڈ فیصل آباد محمد صفدر سلطانی 0300-6681554

نورانی بیڈنگ سٹور نزد ستارہ مارکیٹ فیکٹری ایریا حاجی منیر احمد نورانی چیئرمین مرکزِ میلاد کمیٹی 0327-7624090

المدینہ فری لائبریری مرضی پورہ گلی نمبر 2 محمد شہباز قادری

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ روڈ بغدادی مسجد 041-600451

جامعہ شیخ الحدیث منظر اسلام نڑوالا روڈ بالمقابل بڑا قبرستان مفتی محمد باغ علی رضوی صاحب 0324-6692313

جامع مسجد نورانی دار العلم بیادگار اصحاب صفہ گلی نمبر 6 راجہ کالونی

علامہ خواجہ وحید احمد قادری صاحب 0320-2636911

نورانی آرٹس انارکلی بازار گلی نمبر 6 نزد ستائلو شوز: محمد زبیر قادری صاحب 0321-6658385

ایم عارف فیبر کس عثمان پلازہ وکیلانوالی گلی نمبر 4 کچہری بازار فیصل آباد غلام رسول نقشبندی 0320-6680577

الفتح ڈیپارٹمنٹل سٹور کوہ نور سٹی پلازہ جڑانوالہ روڈ فیصل آباد

SB سٹور نڑوالا روڈ، بالمقابل زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

ہائی ٹیسٹ پیزا شاپ میلاد روڈ نڑوالا روڈ فیصل آباد محمد جعفر ماجد صاحب 0321-2430392

داتا میڈیکل سنٹر مین روڈ ماڈل ٹاؤن ڈاکٹر محمد آفاق رندھاوا صاحب

سبحان کمپیوٹر 3 پریس مارکیٹ کارنربٹ پلازہ فیصل آباد محمد فاروق ساقی 0300-6639890

محمد کلیم رضا خوشنویس پریس مارکیٹ امین پور بازار 0300-9654294

زیر اہتمام
محی الدین ٹرسٹ
39 واں سالانہ
عرس
مشائخ عظام دربار عالیہ
نیریاں شریف
تراڑکھل ضلع پونچھ
آزاد کشمیر
نگاہ مرشد کامل سے عشق مصطفےٰ ﷺ حاصل
خدا کا قرب دیتی ہے محبت پیر خانے کی
قدوۃ السالکین قاسم فیضان نبوت
غواص بحر معرفت فخر ولایت خواجہ خواجگان اعلیحضرت
پیر غلام محی الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ
بتاریخ
28 29 نومبر 2015ء بروز ہفتہ اتوار
زیر سرپرستی
آفتاب علم و حکمت واقف رموز حقیقت
سفیر عشق رسول سرتاج الاولیاء مرشد کریم
حضرت علامہ
پیر محمد علاؤالدین صدیقی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
زیب سجادہ آستانہ عالیہ نیریاں شریف آزاد کشمیر
چیئرمین محی الدین ٹرسٹ انٹرنیشنل چیئرمین نور ٹی وی
پہلا سالانہ عرس مبارک
عاشق صادق، فنافی الشیخ، صوفی باصفاء
حضور قبلہ پیر الحاج محمد بشیر صدیقی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ
خطبہ صدارت و خصوصی آمد
جگر گوشہ حضور شیخ العالم علامہ
صاحبزادہ
پیر سلطان العارفین صدیقی صاحب
جگر گوشہ حضور شیخ العالم علامہ
صاحبزادہ پیر نور العارفین صاحب صدیقی
بمقام
دربار عالیہ
صدیقیہ نقشبندیہ
صدیق آباد شریف (ہزاری)
تحصیل برنالہ ضلع بھمبر
آزاد جموں وکشمیر
زیر نگرانی
جانشین حضور فنافی الشیخ
پیر طریقت رہبر شریعت
حضرت علامہ صاحبزادہ محمد صدیق صاحب صدیقی نقشبندی مدظلہ
سجادہ نشین: دربار عالیہ صدیقیہ نقشبندیہ صدیق آباد شریف (ہزاری)
الداعیان الی الخیر
صاحبزادہ محمد مظہر صدیق صدیقی نقشبندی
صاحبزادہ محمد قاسم صدیق صدیقی نقشبندی
اراکین محی الدین ٹرسٹ صدیق آباد شریف (ہزاری) تحصیل برنالہ ضلع بھمبر آزاد جموں کشمیر
0345-7679375
0300-6447541